محبوب العارفین، ہادی طریقت، علم و عرفان کا سمندر، سرمایہ خاندان قادری ہجویری

حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا

مالدار بنانے کا آزمودہ راز

زندگی بھر اور رمضان المبارک میں برکت والی تھیلی کا خاص عمل

پیشکش

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی (دامت برکاتہم)

گولڈ میڈلسٹ

عبقری پبلشرز لاہور

78/3 عبقری سٹریٹ، مزنگ چونگی، قرطبہ چوک، جیل روڈ، لاہور، پاکستان

92-42-3755-2384, 92-42-3758-6453, 92-42-3759-7605

www.ubqari.org Facebook.com/ubqari Twitter.com/ubqari

WEB EDITION APRIL 2012

فہرست مضامین

حضرت سیدی مرشدی خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی 4
برکت والی تھیلی سے تعارف 5
ایک تباہ حال پریشان شخص 7
میرے آزمودہ مشاہدات 8
تھیلی نے حیران کردیا 8
بے برکتی مجھے برباد کرگئی 8
ضروری گذارشیں 10
برکت والی تھیلی اور ذکر میں برکت 11
آنکھوں دیکھی برکت 11
”یہ واقعہ میں صرف عمل کی برکت کے طور پر عرض کررہاہوں۔“ 11
تھیلی سیونگ اکائونٹ بن گئی: 11
برکت والا عمل 11
ایک نہایت ہی اہم بات! 12
رمضان المبارک کا مخصوص عمل 13
سورۃ الکوثر 13
زندگی بھر کے لیے سورہ کوثر کا بابرکت عمل 14
طریقہ عمل 14
درودِ پاک ﷺ 14
اولیائے کرام اور برکت والی تھیلی 14
بزرگوں کی برکت والی تھیلیاں 15
اسم اعظم اور یقین اعظم 16
بدنظری سے بچنے کا خاص عمل 16

خیر و برکت اور روحانی فیض کیلئے آزمودہ قرآنی وظائف 16
طریقہ عمل 17
اپنے روٹھے رب کو منانے کا عمل 17
فائدہ مجھ پر عمل کرنے سے ہو گا 17

حضرت سیدی مرشدی خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃاللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی

محبوب العارفین، ہادی طریقت، علم وعرفان کا سمندر، سرمایہ خاندان قادری ہجویری، چودھویں صدی ہجری کے ایک بڑے باکمال بزرگ، آپ قادری سلسلے سے وابستہ تھے، سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃاللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش کی روحانی اور نسبی اولاد ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ علم لدّنی کے سمندر میں تیرے ہوئے اور اس کی گہرائیوں کو چھانے ہوئے آپ کی ذات مبارک شریعت وطریقت کا بہترین نمونہ تھی علم حقائق اور حب الٰہی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ اخفائے حال بہت زیادہ تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے آپ کو اتنا چھپاؤ اتنا چھپاؤ کہ کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے کہ تم کون ہو۔

لیکن اس اخفاء کے باوجود لوگوں کی اصلاح اور تزکیہ میں ہمہ تن کوشاں رہے۔ حضرت سیدی خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃاللہ علیہ کے والد کا نام حضرت خواجہ سراج الدین ہجویری رحمۃاللہ علیہ اور دادا مکرم کا اسم گرامی خواجہ محمد قاسم ہجویری رحمۃاللہ علیہ تھا۔ آپ کے جدامجد دہلی ہیں محلہ کروڑاں والہ کوچہ کاشغری میں حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃاللہ علیہ کے قرب میں آرام فرما ہیں۔

حضرت سیدی خواجہ رحمۃاللہ علیہ کی شادی جوانی میں ہوئی لیکن رفیقہ حیات بہت جلد آپ کا ساتھ چھوڑ کر عالم برزخ کی طرف چلی گئیں۔ آپ لاولد تھے پیشہ حکمت تھا جو کہ ساٹھ سال کی عمر میں ترک کر دیا اور ہمہ تن یادالٰہی اور سالکین کی تربیت میں مشغول ہو گئے تھے۔

آپ کا خاندان علم وبزرگی کا گہوارہ تھا ان اوصاف کی اتاہ گہرائی اپنے اندر سموئے ہوئے تھا، فنائیت اور بزرگی کا کمال رکھنے کے ساتھ ساتھ علمی پختگی کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری جو عالمگیر بادشاہ کی زیر نگرانی مرتب کرایا جارہا تھا اور اس کیلئے پورے ملک سے باصلاحیت اور چیدہ چیدہ علماء کو منتخب کیا گیا تو اس ہجویری خاندان کے باکمال علمائے کرام بھی اس میں شامل تھے اور اس خاندان کی علمی خدمت اس فتاویٰ کی تیاری میں نمایاں رہیں۔

حضرت سیدی خواجہ رحمۃاللہ علیہ، نبوی (ﷺ) تعلیمات اور سنت نبوی ﷺ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے، عشق نبوی ﷺ انتہاء درجے کا تھا سب سے بڑی کرامت سنت پر استقامت کو قرار دیا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کو دیدار مصطفی ﷺ نہایت ہی کثرت کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ بلکہ ایک مرتبہ تو خواص کی مجلس میں فرمایا کہ جس رات کالی کملی والے محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نہ ہو وہ رات گزارنا مشکل ہو جاتی ہے۔ انسانوں سے زیادہ آپ سے جنات بیعت تھے اور اکثر آپ کی خدمت میں تربیت وتزکیہ کیلئے حاضر ہوتے۔ سیدی خواجہ فرمایا کرتے کہ کئی قبائل ہیں جو اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں اور کبھی کبھی ان کے عبادت میں جذبہ ذوق کے واقعات بیان فرماتے۔

حضرت سیدی خواجہ رحمۃاللہ علیہ کا مزاج نہایت ہی سادہ، الفاظ بناوٹ سے پاک مگر پر حکمت ہوا کرتے تھے۔ کشف اور روشن ضمیری بہت زیادہ تھی، دینی اوامر پر کوتاہی ناقابل برداشت تھی اور اکثر ایسے موقعوں پر قدرے جلال میں آجاتے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ اپنے مرشد، اویس قرنی ثانی رحمۃاللہ علیہ کے حکم پر لاہور تشریف لے آئے اور لاہور کشمیر بازار میں حکیم آزاد شیرازی صاحب کے یہاں آپ کا قیام ہوا اور کئی سال یہاں تربیت وتزکیہ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ بزرگی وکمالات کی یہ جامع ہستی اس ظلمت زدہ دور میں عشق ومعرفت کی شمع جلاتے جلاتے 84 سال کی عمر میں 23 جولائی 1991ء کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر میں اپنے خالق حقیقی سے عالم فانی سے عالم جاودانی میں جا ملے مگر اپنے فیض کو تعلیمات کی شکل میں چھوڑ گئے جو قیامت تک آنے والے طالبین اور معرفت کے متلاشیوں کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔ آپ کی تربت مبارک جنت البقیع میں واقع ہے۔

برکت والی تھیلی سے تعارف

قارئین! کچھ دن پہلے اچانک دل میں خیال آیا کہ رمضان المبارک قریب ہے تو کیوں نہ قارئین کو اپنے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک ایسا عمل دوں جو رمضان میں انفرادی طور پر میں سالہا سال سے بتاتا چلا آرہا ہوں اور میرے حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ستر سال سے اپنے بڑوں کے اور اپنے تجربات سے اس کو باکمال ثابت کرچکے ہیں۔ عمل کیا ہے واقعی مالدار بننے کا ایک انوکھا راز ہے جو ہر شخص کرسکتا ہے، آج مفلسی کا دور ہے، مہنگائی کا دور ہے، غربت روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے تنگدستی اپنے عروج پہ ہے، ہر شخص مہنگائی، قحط، آفات اور بلیات میں مبتلا ہے۔ زمانے کی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں، ایسے دور میں لوگوں کو ایک ایسا عمل چاہیے جو عمل واقعی بے خطا ہو اور جس عمل کے اندر واقعی تاثیر ہو۔ قارئین! آج میں وہ عمل آپ کو دے رہا ہوں جو یقیناً آپ اور آپ کی نسلوں کیلئے ایک سو فیصد تیر بے خطا اور آزمودہ ثابت ہوگا۔

عمل سے واقفیت: اس عمل کی داستان یوں ہے۔ یہ 1984ء کی وہ سہانی صبح تھی جب میں اپنے شیخ حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری مجذوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسلک ہوا۔ کچھ ہی ماہ کے بعد رمضان المبارک آگیا تو رمضان المبارک میں میں نے بہت سے لوگوں کو حضرت سے برکت والی تھیلی کا عمل سمجھتے سنا چونکہ ابتدا تھی، علم نہیں تھا۔ اس لیے حیران بھی ہوا، یاخدا یہ عمل کیا ہے؟ پتہ چلا کہ حضرت کی ترتیب ہے کہ ہر رمضان میں ایسے لوگوں کو جو مفلسی، تنگدستی قرضوں کا شکار ہوں یا ایسے لوگ جن پہ عیال داری زیادہ ہو، گھر کے اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں، رزق کی کمی ہو، مسائل اور پریشانیوں نے تنگ کر رکھا ہو تو ان لوگوں کیلئے یہ عمل حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اور بے شمار لوگوں کو میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت ہی کے زمانے میں تنگدستی سے تونگری، مفلسی سے مالداری، غربت سے امیری تک دیکھا۔ حضرت اس تھیلی کے بارے میں جو روایت فرماتے تھے وہ یہ کہ میرے شیخ کا بھی یہ معمول تھا کہ وہ رمضان المبارک میں لوگوں کو تھیلی کا عمل بتاتے اور لوگ دور دور سے رمضان سے پہلے آکے یہ عمل سنتے سیکھتے سمجھتے اور کرتے اور یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ رمضان میں حضرت سے جاکہ لازم اس تھیلی والے عمل کے بارے میں پوچھنا ہے۔

تھیلی یا خزانہ: قارئین! اس تھیلی والے عمل کیلئے میں نے بہت سے لوگوں کو یہاں تک بھی کہتے سنا کے تھیلی نہیں ہے یہ ایک خزانہ ہے بلکہ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے ایسا خزانہ جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور پورے رمضان میں اس تھیلی پہ ہم عمل کرتے ہیں اور آئندہ رمضان میں اور پھر سارا سال بھی کرتے رہتے ہیں اور آئندہ رمضان میں اس تھیلی کی تجدید کرنے کیلئے اس پر پھر عمل کرتے ہیں۔

☆ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کے دور کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص آیا اور بہت تنگدستی اور سفید پوشی کا شکار تھا۔ پہلے بہت دکانیں اور مالداری تھی، غربت اور تنگدستی نے گھیرا تو ریڑھی پر تربوز بیچنے لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ رمضان قریب ہے کپڑے کی تھیلی سلوا کرلے آؤ، میں اس پہ دم بھی کردوں گا اور ایک برکت والا عمل بتاؤں گا، تم بھی کرو اور تمہارا سارا گھر کرے۔ چاہو تو گھر کا ہر فرد اپنی تھیلی بنالے، ورنہ ایک ہی تھیلی پر سارے گھر والے دم کریں۔

وہ دوسرے دن تھیلی بنوا کرلے آیا حضرت نے اسے تھیلی کی ترتیب بتائی۔ خوش ہوا اور بہت حیران ہوا کہ بہت آسان عمل ہے اور چلا گیا۔ غالباً سات اور آٹھ ماہ کے بعد پھر آیا حضرت کہیں تشریف لے گئے تھے۔ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت کا پوچھا تو میں نے عرض کیا دیر سے تشریف لائیں گے۔ باتوں ہی باتوں میں مجھ سے کہنے لگے کہ بس میں تو ان کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا اور میں یہ عرض کرنے آیا تھا کہ انہوں نے مجھے مفلسی اور تنگدستی سے نکال دیا ورنہ جس مفلسی اور تنگدستی میں میں چلا گیا تھا اس کا آخری حل صرف کفر تھا یا خودکشی تھی۔ میں نے پوچھا وہ عمل کیا تھا انہوں نے سارا عمل بتایا اور برکت والی تھیلی نکال کے دکھائی۔ یہ سب سے پہلا واقعہ تھا کہ برکت والی تھیلی سے میں صحیح متعارف ہوا۔ اس کے بعد پھر ہزاروں واقعات میرے مشاہدے میں آتے چلے گئے اور مخلوق خدا کو نفع پہنچتا چلا گیا۔

☆حضرت ہی کے دور کا ایک اور واقعہ پڑھیں ایک خاتون اپنے شوہر اور پانچ جوان بچوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ کہنے لگیں کہ سکول کی وردی نہیں' کتابیں نہیں' ان بچوں کیلئے بعض اوقات ایک وقت میں ایک روٹی ملتی اور بعض کو آدھی روٹی ملتی ہے۔ تنگدستی بہت زیادہ ہے' غربت بہت زیادہ ہے' فقر وفاقہ بہت زیادہ ہے۔ اس تنگدستی اور غربت کی وجہ سے اکثر لڑائی جھگڑا رہتا ہے' گالی گلوچ ہوتی ہے' مار کٹائی ہوتی ہے۔ تھک گئی ہوں' عاجز آگئی ہوں آپ سے دعا کرانے آئی ہوں۔ کچھ پڑھنے کا بتائیں۔ حضرت نے دعا فرمائی' شفقت فرمائی اور فرمایا کہ یہ عمل کرتے رہو' برکت کی تھیلی والا عمل کرتے رہو۔ رمضان کے قریب مجھے برکت والی تھیلی بنوا کے لا دینا میں ایک عمل بتاؤں گا' پورا رمضان سارا گھر وہ عمل کرے، اگر سارا گھر نہیں کر سکتا تو گھر کے جتنے زیادہ افراد کر سکتے ہیں وہ عمل کریں انشاء اللہ تمہارے دن پھر جائیں گے۔ پھر میری آنکھوں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ واقعی اللہ پاک نے اس عمل کی برکت سے ان کے دن پھیرے' ان کی صبح وشام روشن ہوگئیں' ان کے مسائل حل ہوگئے' ان کی مشکلیں دور ہوگئیں اور وہی لوگ تھے پھر ایک وقت ایسا آیا میں نے دیکھا کہ گاڑی پہ آتے تھے کہاں ایک وقت ایسا تھا کہ ان کے پاس تانگے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔

☆ایک اور واقعہ جو میں نے اپنے حضرت کے دور کا دیکھا وہ بھی لکھنا چاہوں گا۔ میں حضرت کے ساتھ ایک دفعہ سفر پر تھا۔ اسٹیشن پہ جانا تھا لاہور کے ریلوے اسٹیشن کیلئے تانگے والے سے بات ہوئی۔ حضرت تانگے پہ تشریف رکھتے ہوئے آگے بیٹھے' میں پیچھے بیٹھ گیا۔ تانگے والے کا گھوڑا چلتا نہیں تھا اور ٹرین میں تاخیر ہو رہی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ اس کو چلاؤ کہنے لگا اتنا ہی چل سکتا ہے۔ میں نے پوچھا بیمار ہے؟ کہنے لگا نہیں' میں اپنا پیٹ بھروں کہ اس کا بھروں' میرا پیٹ اور میرے بچوں کا پیٹ بھی خالی ہوتا ہے تو اس کا پیٹ بھی خالی ہوگا۔ مجھے اس کی بات انوکھی لگی، میں نے بے ساختہ خود ہی کہہ دیا کہ تم برکت والی تھیلی کیوں نہیں لیتے؟ اور وہ عمل کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگا میں ان پڑھ آدمی ہوں میں نے کہا: تیرے بیوی بچے؟ کہنے لگا ہاں وہ پڑھے ہوئے ہیں۔

میں بات ہی کر رہا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات ہے اسے برکت والی تھیلی بتاؤ اور اسے کہو کہ رمضان سے پہلے برکت والی تھیلی ہمارے پاس لائے ہم دم کر دیں گے اور اس کو عمل بھی بتا دیں گے یہ کرے انشاء اللہ اللہ پاک برکتیں عطا فرمائے گا۔ میں نے اسے عمل سمجھا دیا اور اس سے کہا کہ برکت والی تھیلی بنا لیں اور یہ عمل شروع کریں اور اسے حضرت کی قیام گاہ بتا دی۔ تین چار دن کے بعد وہ حضرت کے پاس آیا ڈھونڈتا ڈھانڈتا' اس کی اہلیہ بھی ساتھ تھی اور ایک بچہ بھی ساتھ تھا اور انہوں نے آکے گھر کے حالات بتائے کہ گھر میں بعض اوقات آٹے کی مٹھی نہیں ہوتی۔ بجلی کا میٹر کٹ چکا ہے' اس دور میں ہر گھر کے اندر سوئی گیس نہیں تھی ویسے بھی لاہور میں نئی نئی گیس آئی تھی' اس دور میں لاہور میں گیس نہیں تھی۔

فرمانے لگے کہ لکڑیاں بھی نہیں ہوتیں' بجلی کا میٹر بھی کٹ چکا ہے۔ تنگدستی نے گھر میں راج رکھا ہوا ہے' کوئی جادو بتاتا ہے' کوئی جنات بتاتا ہے' کوئی آسیب بتاتا ہے' میں تو تھک گیا ہوں اور عاجز آگیا ہوں کیا کروں؟ دو تین دفعہ میں نے اپنا تانگہ ایک بڑے ٹرک سے جان بوجھ کے ٹکرایا کہ میں بھی مر جاؤں گھوڑا بھی مر جائے' گھوڑا بھی بھوکا رہتا ہے اس کی گھاس کے پیسے نہیں ہوتے لیکن مجھے قدرت نے بچا لیا ہے اب آپ بیٹھے ہیں تو آپ نے مجھے امید کی کرن دکھائی ہے۔ رشتے دار' برادری چھوڑ گئی ہے۔ گھر میں بیوی بھی بعض اوقات کہتی ہے کہ مجھے روٹی لا کر دے ورنہ مجھے میرے میکے بھیج دے۔ آخر جاؤں تو کہاں جاؤں؟۔ حضرت نے اسے تسلی دی اور کچھ اپنی جیب سے عطا کیے' غالباً تین روپے تھے اور فرمایا اطمینان رکھ اور اس برکت والی تھیلی میں سے تو اپنی برکتیں حاصل کر اور اسے برکت کی تھیلی کا سارا عمل سمجھا دیا۔ وہ چلا گیا۔

یقین جانیے بس بات اصل میں اعتماد اور یقین کی ہے۔ اس نے سورۂ کوثر باقاعدہ یاد کی اور کچھ عرصے بعد اس نے بھی عمل کرنا شروع کیا۔ اس کے گھر والوں نے تو اسی دن کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا' میں اس کو آٹھ ماہ یا اس سے کچھ زیادہ کہوں۔ وہ شخص آیا کہ اس کے چہرے پر خوشحالی کے اثرات تھے۔ کہنے لگا کہ میں نے دو تانگے اور لے لیے ہیں جو میں نے اور لوگوں کو دیہاڑی پر دیئے ہیں۔ گھر کا دروازہ میں نے لکڑی کا بنوا لیا ہے' پہلے باہر کا دروازہ نہیں تھا۔ گھر میں میں نے باتھ روم کی دیوار پکی کر لی ہے' پہلے صرف

بوریا تھا اور اس کو دروازہ بھی لگوالیا اور بھی چھوٹے موٹے ایسے کام بتائے۔ کہنے لگا کہ سواری ملتی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ پیسے میں برکت ہوتی ہے۔ پیسے تھوڑے ہوں تو پورے ہو جاتے ہیں، غیب سے مجھے اللہ پاک رحمت کا سامان عطا فرما رہے ہیں اور غیب سے برکت کا سامان عطا فرما ہیں۔

ایک تباہ حال پریشان شخص

قارئین! یہ تین واقعات میں نے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرض کیے چونکہ واقعات بہت زیادہ ہیں کچھ واقعات میں آپ کو عرض کرتا ہوں یہ 1991ء کے رمضان سے چند ماہ پہلے کی بات ہے۔ مجھے سال اس لیے یاد ہے کیونکہ یہ واقعہ بہت دردناک ہے۔ حضرت کے پاس ایک صاحب آئے۔ کہنے لگے کہ میں کاٹن فیکٹری کا مالک تھا، ایک فیکٹری اپنی تھی اور تین فیکٹریاں کاٹن کی لیز پر لی ہوئی تھیں۔ بہت مال تھا، غلام تھے، خادم تھے، رزق تھا، ایک کوٹھی میری لاہور میں تھی، ایک کوٹھی اسلام آباد میں، ایک اپارٹمنٹ میں نے مری میں لیا ہوا تھا، اور خود میں ویہاڑی کا رہائشی تھا۔ کہنے لگے کہ بینکوں سے نظام چل رہا تھا۔ لوگ مجھے کہتے تھے کہ بینکوں سے نظام نہ چلا اور میں نے خود بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول پڑھا تھا کہ ”سود کا انجام تنگدستی اور مفلسی ہوتی ہے“۔ آخر میرے ساتھ وہی ہوا حالات ایک دم بدل گئے، لوگوں کے تیور اور مزاج بدل گئے، زندگی کے دن رات بدل گئے۔ چیزیں ختم ہو گئیں، اب ہر چیز ختم ہو گئی ہے، میں نے ویہاڑی علاقہ چھوڑ دیا، قرض خواہ مجھے تنگ کرتے ہیں اور لاہور میں تنگدستی میں ایک چھوٹا سا مکان لے کے میں مزدوری کر رہا ہوں صبح ایک ہوٹل پہ جاتا ہوں اور اس ہوٹل والے کا دودھ ابالتا ہوں اس کی کڑاہیاں مانجھتا ہوں اور اس کی خدمت کرتا ہوں۔ اس کے سارے برتن دھوتا ہوں، اس کے ہوٹل کا فرش اور میزیں سب صاف کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح دوپہر کو گھر واپس آتا ہوں اور آکر وہاں سے جو مزدوری ملتی ہے گھر میں کھانے پینے کا سامان لا کے دیتا ہوں پھر شام کو عصر کے بعد ایک اور جگہ کسی گھر میں جاتا ہوں اور اس گھر میں جا کہ خدمت کرتا ہوں، ان کی بھی صفائیاں اور خدمتیں، ان کے کپڑے دھوتا ہوں ان کے لیٹرین اور غسل خانے صاف کرتا ہوں اور گھر کے سارے کام کرتا ہوں۔ کسی نے آپ کا بتایا آپ اللہ والے ہیں، دعا بھی فرماتے ہیں، کچھ پڑھنے کو بھی دیتے ہیں، اس مفلسی اور تنگدستی سے تھک گیا ہوں، آخر کروں تو کیا کروں؟

میں نے اس سے پہلے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بہت کم لوگوں کے سامنے روتے دیکھا ہے۔ اس کی ایسی دردناک کہانی تھی کہ حضرت خود رو پڑے، ان کے آنسو نکل گئے۔ حضرت نے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر پر تسلی کے ہاتھ پھیرے، تسلی دی اور فرمایا پریشان نہیں ہونا، مایوس نہ ہونا، انشاء اللہ تیرا کام بنے گا، تیری مشکل ٹلے گی۔ تیرے مسائل حل ہوں گے اور اسے برکت کی تھیلی والا عمل بتایا۔ کپڑے کی برکت کی تھیلی سلوا کے لے آ اس پر دم کر دیتا ہوں اور اس پر ایک سورۂ کوثر کا عمل بتایا وہ پڑھو، تم پڑھو، سارا گھر پڑھے اور رمضان المبارک سے پہلے میرے پاس آنا ایک عمل بتاؤں گا وہ کرنا۔ وہ چلا گیا۔

وہ رمضان سے پہلے آیا اس نے حضرت سے برکت والی تھیلی پر دم کروایا اور رمضان کا خصوصی عمل پوچھا۔ آپ یقین جانیے قارئین! اس نے عمل کیا اور جی بھر کے کیا، دل سے کیا، کوئی سال ڈیڑھ سال ہی کی بات ہو گی کہ میری آنکھوں نے اس شخص کو ایسا مالدار ہوتے دیکھا، ایسا توانا ہوتے دیکھا، شاید بہت ہی کم لوگوں کو یہ برکت ملی ہو۔ اتنا اللہ نے اس کو رزق دیا اور اللہ نے اس کو اتنی شان و شوکت دی، اللہ نے اس کو اتنی برکت عطا فرمائی کہ خود میری عقل حیران ہے، وہ خود کہتا تھا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرے بھی دن پھر سکتے ہیں اور مجھے بھی غربت و تنگدستی سے نجات مل سکتی ہے اور میں بھی کچھ حاصل کر سکتا ہوں میں مایوس ہو چکا تھا، لیکن اب میری یاس آس میں بدل گئی ہے اللہ کے خزانوں میں وہ نعمتیں موجود ہیں اگر انسان تلاش کرے تو مل سکتی ہیں۔ بس ہماری تلاش میں کمی ہے۔ ارے اللہ والو! میں آپ کو کتنے واقعات سناؤں میرے پاس ہزاروں واقعات ہیں لیکن برکت والی تھیلی آپ کے پاس اگر سدا رہے گی تو سدا برکت رہے گی، روزانہ اس کے اوپر 129 مرتبہ صبح و شام یا دن میں صرف ایک مرتبہ 129 بار سورۂ کوثر پڑھتے رہیں گے تو برکت ہمیشہ رہے گی۔ جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنی برکت ہو گی جتنا گڑ اتنا میٹھا۔ لیکن رمضان المبارک کا مخصوص عمل پڑھنا اور تاثیر اور برکت کا ذریعہ ہے۔

میرے آزمودہ مشاہدات

تھیلی نے حیران کردیا

چند سال پہلے ایک صاحب کو میں نے یہ عمل بتایا تھا ابھی کچھ عرصہ پہلے ملے تو مجھ سے کہنے لگے کہ رمضان المبارک آرہا ہے، میں نے کئی تھیلیاں تیار کی ہوئی ہیں۔ آپ براہ کرم! اس تھیلی کا عمل مجھے بتادیجئے گا۔ کہنے لگے: میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا میری بیٹی جوان تھی، اس کی شادی کرنی تھی، میں نے تین تھیلیاں بنوائیں، ایک تھیلی اپنے لیے اور دوسری اپنی اہلیہ اور تیسری اپنی بیٹی کیلئے۔ بیٹی کو کہا بیٹی! تمہیں پیسے دیتا جاؤں گا اس میں رکھتی جانا اور روزانہ 129 مرتبہ صبح وشام اس پر سورۂ کوثر پڑھ کر دم کرنا۔ بیٹی بھی کرتی رہی، ماں بھی کرتی رہی، میں بھی کرتا رہا ٹھیک 17 مہینے کے بعد میں نے اس تھیلی کو کھولا اور اس میں سے نوٹ گننا شروع کیے۔

مجھے معلوم تھا میں چھوٹے نوٹ ڈالتا تھا بڑے میرے پاس تھے نہیں، بعض اوقات میں ڈالتا ہی نہیں تھا۔ لیکن سورۂ کوثر کا عمل ضرور کرتا تھا۔ جب میں نے گننا شروع کیے تو میری عقل حیران رہ گئی۔ کہ 17 مہینے کے اندر 2 لاکھ 85 ہزار چھ سو اور 34 روپے نکلے میں حیران ہوا وہ کہاں سے آگئے؟ اتنی میری تنخواہ نہیں، گھر کے اخراجات زیادہ ہیں، زیادہ بڑے نوٹ ڈالے نہیں، بس یکایک ایک بات ذہن میں آئی کہ تو اللہ کی رحمت کو نہیں دیکھتا، اپنی حیثیت کو دیکھ رہا ہے پھر اللہ کی رحمت کہاں جائے گی؟ یہ بات کرتے ہوئے اس کے آنسو آگئے اور وہ رو پڑا۔

ایک اور صاحب نے لکھا کہ میں نے رمضان المبارک میں برکت کی تھیلی والا عمل کیا میرے تو وارے نیارے ہوگئے، میرے گھر میں برکت نہیں تھی اب برکت ہوگئی، میری دو دکانیں تھیں ایک دکان بند ہوگئی تھی ایک میں مال کم تھا اسے بھی بند کرنے کا پروگرام تھا، دونوں دکانیں پھر شروع ہوگئیں۔

گھر کی توڑ پھوڑ کے کام کروانے تھے وہ میں نے کروالیے اس پر بہت خرچہ ہوا، میری ایک موٹر سائیکل خراب کھڑی تھی، اس پر بہت زیادہ کام ہونا تھا، اس کا بڑا خرچہ تھا وہ میں نے بہت بہترین بنوالی۔ قارئین! اس کی ایک لسٹ تھی جو کہتا چلا گیا۔ اس رمضان المبارک میں تھیلی اور عمل کی برکت سے یہ کام ہوا، یہ کام ہوا، یہ کام ہوا، اور اس کے کام ہوتے چلے گئے، اور ہوتے ہی چلے گئے۔

بے برکتی مجھے برباد کرگئی

امریکہ سے ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے لوگ تو مجھے ڈالروں کے ملک کا بادشاہ سمجھتے ہیں لیکن وہاں کے رزق کی بے برکتی مجھے کھاگئی ہے۔ پاکستان سے اپنا سب کچھ بیچ کر میں وہاں سیٹل ہوا آج مجھے 22 سال ہوگئے ہیں لیکن قرضے کے نیچے دبا ہوا ہوں بہت سی قسطیں ادا کرنی ہیں پاکستان میں بہت سے لوگوں کو میں نے دینا ہے۔

گھر والوں کی ضروریات پوری نہیں کرسکتا، تین تین شفٹوں میں کام کرتا ہوں۔ بیوی کام کرتی ہے، بچے کام کرتے ہیں تب جا کے گھر کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر ویسے کے ویسے، مہینے کے آخری دن بڑی مشکل سے گزرتے ہیں۔ حالات ناسازگار ہیں۔

ابھی میں گیارہ سال بعد پاکستان آیا ہوں، ٹکٹ کے پیسے نہیں تھے دن رات مشکلات پریشانیوں میں گزر رہے ہیں، ہر وقت مسائل مشکلات، ہر وقت الجھنیں ہیں، ڈراؤنے خواب بعض اوقات مجھے چیخنے پر مجبور کردیتے ہیں میں زندگی کی ان گھڑیوں سے مایوس ہوگیا ہوں۔ براہ کرم کچھ دعا فرمائیں میں نے انہیں برکت والی تھیلی کا عمل دیا اور خاص رمضان المبارک میں برکت کی تھیلی کا خاص عمل ان کو سمجھادیا۔

موصوف چلے گئے، چلے جانے کے بعد ان کی جو اطلاع ملی وہ اطلاع ان کے پھوپھی زاد نے دی۔ وہ میرے پاس پھر لوٹ کے نہیں آئے۔ لیکن ان کے پھوپھی زاد آئے انہی کے حوالے سے اور انہوں نے اطلاع دی کہ اب ان کو اللہ پاک نے اتنا دیا کہ انہوں نے اپنا ایک اچھا اور بہترین گھر لیا ہے، پرانے گھر کو بیچ دیا ہے، اچھی گاڑی لی ہے، سارے قرضے اتر گئے ہیں اور پرسکون ہیں، مشکلات ختم ہوگئی ہیں، پریشانیاں ختم ہوگئی ہیں، اور ان کا سلام لائے اور کہنے لگے کہ میں آپ سے رابطہ نہیں کرسکا، میری مجبوری بھی ہے اور کوتاہی بھی ہے لیکن اب تک میں نے چھتیس آدمیوں کو یہ عمل دیا اور چھتیس آدمیوں میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کو فائدہ نہ ملا ہو۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو ٹیکسی چلاتا تھا اس کے اندر جذبہ تھا کہ میں اس عمل کو پھیلاؤں۔ اس نے کپڑا خرید کر برکت والی تھیلیاں خود بنوالیں اور بنواکر وہ اکثر لوگوں کو، سواریوں کو یا ملنے جلنے والوں کو دیتا بھی تھا اور روزانہ کا عمل بھی بتاتا تھا اور رمضان المبارک کا خصوصی عمل بھی بتاتا تھا۔ اس ٹیکسی ڈرائیور جس کا نام عبدالخالق بتایا میرپور آزاد کشمیر کا تھا، اُس کے بقول کہ میں سینکڑوں لوگوں کو یہ عمل دے چکا ہوں ان سینکڑوں لوگوں میں سے بے شمار لوگوں کی تصدیق مجھے ملی ہے، جن کو فائدہ پہنچا ہے اور ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان کو ایسا فائدہ پہنچا کہ انہوں نے اور بے شمار لوگوں کو بتایا۔

ضروری گذارشیں

رمضان المبارک میں اللہ کی برکتیں بیکراں ہوتی ہیں، رحمتیں بیکراں ہوتی ہیں، جہاں جنت ملتی ہے، وہاں رزق بھی ملتا ہے، وہاں وسعت بھی ملتی ہے۔ آئیں ہم اس رمضان سے خصوصی فائدہ اٹھائیں۔ ہاں! ایک بات میں بتاؤں آپ کو ضرور فائدہ ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کریں گے فائدہ ہوگا بلکہ ضرور ہوگا، انشاءاللہ۔

آپ اس فائدے کو ضرور لکھیں، بے ربط لکھیں، لیکن فائدہ ضرور لکھیں۔ میں دل کے راز آپ تک پہنچاتا ہوں اور ہر بار یہی اصرار کرتا ہوں کہ آپ اپنے تجربات عبقری کے دفتر تک ضرور پہنچائیں، ضرور لکھیں تاکہ لاکھوں مخلوق کو فائدہ پہنچے۔

اللہ والو! اس عمل کو دینے سے پہلے اتنا ضرور عرض کروں گا جتنا اللہ کی رضا کو سامنے رکھ کر، جتنا دل کی گہرائیوں سے یہ عمل کریں گے اتنا اس کا فائدہ نصیب ہوگا اور اتنا اس کا نفع نصیب ہوگا۔ میرے پاس اتنے واقعات ہیں اور ایسے واقعات ہیں کہ جو لوگ خودکشیوں کی طرف مائل ہو رہے تھے گھر چھوڑ چکے تھے، بیوی بچے چھوڑ چکے تھے، غربت، تنگدستی اور قرضے نے انہیں کفر کی طرف مجبور کر دیا تھا بلکہ میری زندگی میں ایک واقعہ ایسا بھی آیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا میں نے اس کی منت کی اور اس کو بٹھا کر بہت دیر ترغیب دی اور اسے برکت والی تھیلی کا عمل بتایا اور رمضان کا خصوصی عمل بتایا اور اس کو کرنے کو کہا۔ اللہ کا فضل ہے وہ کہنے لگا کہ تین عیدیں میں نے نہیں پڑھیں لیکن اُس رمضان کی عید اس نے پڑھی اور پھر سے تجدید ایمان کیا اور تجدید نکاح کیا اور مسلمان ہوا اور اللہ پاک نے اسے مالدار اور غنی کر دیا۔ ایک دوسری بات ضرور عرض کروں گا کہ اللہ پاک آپ کو مالدار اور غنی کر دے اس میں غریبوں کو نہ بھولنا اپنے صدقہ خیرات میں زیادہ سے زیادہ ان کو عطا کرنا، جس کریم نے آپ کو مفلسی اور تنگدسی کے بعد یہ نعمتیں عطا کی ہیں اس کریم کی مخلوق کو نہ بھولیے گا اس مخلوق کو برکت والی تھیلی کے حصے میں ضرور شامل کیجئے گا اور ایک اور خاص بات اس عمل کو آپ پھیلا سکتے ہیں آپ کو اس کی اجازت ہے۔ ہم نے برکت والی تھیلی کا انتظام کیا ہے۔ لوگ درزیوں کے پاس جاتے تھے کوئی چالیس، کوئی پچاس اور کوئی ساٹھ روپے مانگتا تھا ہم نے کثیر تعداد میں نیک لوگوں کے ذریعے یہ برکت والی تھیلی سلوائی ہے اور سلوانے اور اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اس کی بیس روپے میں فروخت کا اعلان کیا ہے تاکہ مخلوق خدا تک یہ چیز جتنی کم سے کم قیمت میں ہو، پہنچ سکے اور اس کو خصوصی میں نے دم کیا ہے اور یہ برکت والی تھیلی دم شدہ عبقری دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔ یہ برکت والی تھیلی ہماری کمائی اور تجارت کا ذریعہ نہیں ہے آپ خود بھی بنوا سکتے ہیں، یہ اس لیے ہم نے دی ہیں کہ مخلوق خدا نہیں بنوا سکتی اور جو بنواتے ہیں وہ اس طریقے سے نہیں بنواتے جس طریقے ہم چاہتے ہیں تاکہ مخلوق کو نفع پہنچے اور کم قیمت میں چیز ان تک پہنچے۔

چلتے چلتے چند واقعات مختصر کر کے سنا دیتا ہوں کہ ایک زمانے کی بات ہے کہ ہمارے قریبی رشتے دار جن کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ وہ اپنے گھر میں آنے والے سوالی کو خالی نہیں بھیجتے تھے۔ والدہ محترمہ نے مجھے کچھ چیز دی کہ ان کے گھر دے آؤ جب میں ان کے گھر گیا تو ان کے گھر میں غربت مفلسی اور تنگدستی کا راج دیکھا حالات بتا رہے تھے کہ ان کے حالات اب ویسے نہیں تھے میں نے والدہ کو عرض کیا، والدہ حیران ہوئیں کہ کسی کو بتایا ہی نہیں لیکن تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ ان کے حالات بہت پریشان کن ہو گئے ہیں والدہ نے احسن طریقے سے ان کی کچھ امداد کی لیکن انہوں نے امداد لینے سے انکار کر دیا۔ میرے پاس حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی برکت کی تھیلی کا عمل تھا، ایک برکت والی تھیلی میں نے لی اور انہیں سمجھایا اور خاص رمضان کے خصوصی عمل کی تاکید کی۔ پھر رمضان سے دس دن پہلے ان کے پاس گیا اور ان کے پاس جا کے پھر تاکید کی رمضان آ رہا ہے یہ عمل ضرور کرنا ہے، جب میں یہ تاکید کر رہا تھا تو ان کی بوڑھی ماں آنسو پونچھتے ہوئے کہہ رہی ہے بیٹا تو نے ہمیں رسوائی سے بچا لیا، جس دن سے تو برکت والی تھیلی دے کے گیا ہے اور ہم میں سے گھر کا ہر فرد 129 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول و آخر 7 مرتبہ درود شریف پڑھ کے دم کرتے ہیں، بس اس دن سے ہمارے دن پھر گئے ہیں رحمتیں آگئی ہیں، کرم اور فیض متوجہ ہو گیا ہے۔ حالات نے کروٹ لی ہے اور ہم خوشحال ہو گئے ہیں انشاءاللہ یہ رمضان کا عمل ہم ضرور کریں گے۔ میں نے ان سے کہا میں رمضان کے بعد پھر آؤں گا۔ رشتے داری تھی، رمضان المبارک کے چند دنوں کے بعد میں ان کے پاس پھر گیا اور ان سے جا کر پوچھا تو گھر کا ہر فرد کہنے لگا کہ ہمیں تو رحمت کا خزانہ مل گیا ہے۔

کوئی کہنے لگا ہمیں برکت کی تھیلی مل گئی ہے، کوئی کہنے لگا کہ اللہ کی خاص رحمت متوجہ ہوئی ہے، ہماری دعا قبول ہوئی ہے کہ اللہ نے تمہیں رہبر بنا کے بھیجا، ورنہ ہمارے حالات ایسے تھے کہ ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں تھے، ہماری سب چیزیں بک چکی تھیں ہم نے رشتے داروں کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن آنے والے سائل کو خالی نہیں بھیجا۔ گھر میں کچھ ہو نہ ہو لیکن اس کو کچھ دے کر بھیجتے تھے لیکن برکت والی تھیلی نے کمال کر دیا۔

برکت والی تھیلی اور ذکر میں برکت

ایک صاحب کہنے لگے کہ جو وظیفہ آپ نے دیا تھا وہ مجھ سے پڑھا نہیں جاتا تھا رات کو پڑھتے ہوئے نیند آجاتی تھی اور تسبیح ہاتھ سے گر جاتی تھی اور سو جاتا تھا۔ میں نے برکت والی تھیلی میں 500 کھجور کی گٹھلیاں سورۂ کوثر پڑھ کر رکھ لیں اور جب ذکر کرنے لگتا تھا تو برکت والی تھیلی میں سے سورۂ کوثر پڑھ کر نکالتا اور ذکر کر کے تھیلی میں ڈالتا جاتا ہوں۔ اب اس عمل سے اتنی برکت ہو گئی ہے کہ 2000 مرتبہ وظیفہ کر لیتا ہوں، اس سے قبل 100 مرتبہ بھی نہیں پڑھا جاتا تھا۔ (جنید الرحمن)

آنکھوں دیکھی برکت

اس تھیلی یہں ہر برکت کا آپ کو ذاتی واقعہ سناتا ہوں۔ میں اپنے پیسے تھیلی میں رکھتا ہوں اور سورۂ کوثر والا عمل کرتا ہوں۔ یہں نے تھیلی میں سے ضرورت کیلئے 20 ہزار روپے جو کسی کی مدد کیلئے تھے نکالے اور تھیلی واپس انصاری صاحب کو دے دی، جب انصاری صاحب نے پیسوں کی گنتی کی تو اصل رقم میں سے 9 ہزار کم تھے، انصاری صاحب فرمانے لگے کہ حضرت آپ نے 9 ہزار لیے ہیں۔ یہں نے کہا نہیں! 20 ہزار لیے ہیں، لیکن تھیلی کہتی ہے نہیں 9 ہزار لیے ہیں۔

”یہ واقعہ میں صرف عمل کی برکت کے طور پر عرض کر رہا ہوں۔“

تھیلی سیونگ اکائونٹ بن گئی:

ایک صاحب کہنے لگے کہ میری ماہانہ بچت 4500 روپے تھی اور میں پریشان تھا کہ میری بچت رکی ہوئی ہے اور Saving میں کمی ہے، میں نے 13 جنوری کو برکت والی تھیلی خریدی اور اپنے پیسے اس کے اندر رکھ کر سورہ کوثر 129 مرتبہ اول و آخر سات، سات مرتبہ درود شریف پڑھنا شروع کر دی، اس عمل کی برکت سے اب میری ماہانہ (Saving) بچت 7500 روپے تک پہنچ گئی ہے۔

نوٹ: برکت والی تھیلی اور اور دیگر اعمال کے حیرت انگیز مشاہدات و تجربات جاننے کے لیے نئی کتاب ”مشکلات سے نجات پانے والوں کے روحانی مشاہدات“ جلد اول کا مطالعہ کریں۔

برکت والا عمل

قارئین! اس عمل کو پھیلائیں، میں نے یہ جان بوجھ کے رمضان المبارک سے پہلے یہ مضمون ” ماہنامہ عبقری“ میں دیا ہے صرف اس لیے کہ آپ رمضان سے پہلے برکت والی تھیلی کی تیاری رکھیں اور اس کے عمل کو ابھی سے شروع کر دیں اور جو رمضان کا خاص عمل ہے وہ صرف رمضان میں کرنا ہے۔ گھر کا ہر فرد پڑھے، جتنے افراد پڑھ سکتے ہیں پڑھیں اور برکت والی تھیلی پر دم کریں۔ گھر کا ہر فرد اپنی تھیلی رکھ سکتا ہے۔ گھر میں ایک تھیلی رکھیں اس میں دم کریں۔

سارا سال آپ سارے وظیفے پڑھیں لیکن جو رمضان کا وظیفہ ہے جو رمضان کی عبادت ہے اس کی فضیلت نہیں مل سکتی، یہ بہت برکت والا عمل ہے، بہت رحمت والا عمل ہے اور بہت فیضان سے بھرا ہوا عمل ہے جتنا زیادہ توجہ دھیان سے گڑگڑا کر کریں گے اتنا اللہ پاک اس عمل کی رحمت فرمائیں گے۔ میری طرف سے تمام قارئین کو اجازت ہے اور اس کو آگے پھیلانے کی بھی اجازت ہے

برکت والی تھیلی جس نے عبقری کے دفتر سے منگوانی ہو منگوا لے، ورنہ اپنی بنوالیں۔ برکت والی تھیلی ہمارے ہاں دم کی ہوئی ملتی ہے۔

ایک نہایت ہی اہم بات!......

ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ برکت والی تھیلی 20 روپے کی بیچ کر ہم تجارت نہیں کر رہے ہیں۔ اس کی لاگت اور کپڑا دیکھئے، ہمارا مقصود صرف برکت والی تھیلی سے مخلوق کو خیر پہنچانا ہے، دل کی نیتیں اللہ پاک ہی جانتا ہے، اس رب کے یہاں صرف دلوں کے سودے چلتے ہیں۔ اللہ ہم کو اپنے بندوں کیلئے خیر پہنچانے والا بنائے بدگمانی اور شک سے بچائے۔ آمین۔

رمضان المبارک کا مخصوص عمل

1۔ صبح و شام 129 مرتبہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول و آخر درود شریف 7 بار۔

2- چاندرات کو 313 دفعہ سورئہ کوثر مع تسمیہ اول و آخر درود شریف 7،7 بار رات کے کسی بھی حصے میں۔

3- دسواں روزہ گیارہویں کی رات 313 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول و آخر درود شریف 7،7 بار۔

4- بیسواں روزہ اکیس رمضان کی رات بھی 313 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول و آخر درود شریف 7،7 بار۔

5- ستائیسویں شب 11‘11 بار اول و آخر درود شریف اور 1100 بار سورۂ کوثر۔

6- عید والے دن عید کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد 313 دفعہ سورۂ کوثر مع تسمیہ اول و آخر درود شریف 7،7 بار۔ نوٹ اگر یہ عمل کسی مجبوری کے پیش نظر رات میں نہ ہو سکیں تو دن میں بھی کر سکتے ہیں، سوائے 27 ویں شب کے عمل کے کہ وہ صرف رات ہی کو کرنا ہے۔ 1100 مرتبہ سارے گھر کے افراد انفرادی طور پر بھی پڑھ سکتے ہیں یا چند افراد مل کے پڑھ لیں اور برکت والی تھیلی پر دم کر دیں اور دعا کر کے پھر سو جائیں۔ خواتین ایام کے دنوں میں یہ عمل نہ کریں بلکہ بعد میں اس کی قضا کر لیں۔ درود شریف جو بھی آسانی سے یاد ہو پڑھ سکتے ہیں۔ تسمیہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کو کہتے ہیں۔

سورۃ الکوثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو۔ اور قربانی کرو۔ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے

زندگی بھر کے لیے سورہ کوثر کا بابرکت عمل

روزگار کی مشکلات اور گھر میں خیر و برکت کے لیے نہایت ہی پرتاثیر عمل جس کی تعریف الفاظ نہیں مشاہدہ ہے۔

طریقہ عمل کپڑے کی ایک عدد تھیلی جو باآسانی جیب میں آسکے اس پر صبح و شام 129، دفعہ سورئہ کوثر مع تسمیہ اور اول و آخر 7،7 بار درود شریف پڑھ کر دم کریں۔

اس کے علاوہ دن میں جتنی دفعہ بھی تھیلی میں نوٹ ڈالیں یا نکالیں ایک دفعہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کر لیا کریں یہ عام معمول کی زندگی کا عمل ہے جس سے لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہوا اور ہو رہا ہے۔ آپ خود بھی یہ نہایت ہی آسان عمل زندگی میں لائیں اور صدقہ جاریہ اور برکت کو عام کرنے کی نیت سے دوستوں کو متعارف کرائیں اور خدا پاک کی غیبی مدد کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

درود پاک ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

اس درود شریف کے بارے یہاں ابن سبع نے "شفاء" میں اور ابو سعید نے "شرف المصطفیٰ" ﷺ میں یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی شخص نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا آپ ﷺ نے اسے اپنے درمیان بٹھا لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو اس پر تعجب ہوا جب وہ شخص باہر چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر یہ (مذکورہ) درود شریف پڑھتا ہے۔ (ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ص 50)

خدا کی کے قرب اور حصول معرفت کے لیے یہ درود مبارک نہایت ہی مجرب اور اولیاء کرام کا آزمودہ ہے اور ہزاروں کی تعداد میں ان کے یومیہ معمولات میں رہا ہے۔

اولیائے کرام اور برکت والی تھیلی

گزشتہ دور کے صحابہ و اہل بیعت رضوان اللہ علیہم اجمعین، اولیا کرام رحمھم اللہ کی زندگی میں برکت کی وجہ جہاں نیک اعمال تھے وہاں برکت والی تھیلی بھی ان کی ساتھی تھی۔ خصوصی دم کی ہوئی برکت والی تھیلی مفلس، غریب، نادار، تنگدست اور قرضوں میں ڈوبے ہوؤں کیلئے ایک انمول تحفہ اور خزانہ ہے۔ آپ تمام رقم تھوڑی ہو یا زیادہ اسی میں رکھیں اور نکالتے اور ڈالتے وقت تسمیہ کیساتھ ایک بار سورۂ کوثر پڑھ لیں کبھی برکت اور رقم ختم نہیں ہو گی۔ "انشاءاللہ" مرد اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں، عورتیں اپنے پرس میں رکھ سکتی ہیں، گھر میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ روزانہ 129 دفعہ صبح و شام سورۂ کوثر مع تسمیہ پڑھ کر اسی تھیلی پر دم کر دیں، یہ عمل دن میں ایک بار بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر دو بار کریں تو نفع زیادہ ہو گا۔ جتنا گڑ اتنا میٹھا۔ اگر تمام عمر کا معمول بنا لیں تو پھر کمال دیکھیں۔ وضو بے وضو ہر حالت میں کر سکتے ہیں لیکن باوضو برکت زیادہ ہو گی۔ برکت والی تھیلی اگر میلی ہو جائے تو آپ اس کو دھو بھی سکتے ہیں۔

نوٹ: حضرت حکیم صاحب کی طرف سے اس عمل کی تمام خواتین اور مرد حضرات کو مکمل اجازت ہے اور یہ بھی اجازت ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کو بھی اس عمل کی اجازت دے سکتے ہیں۔

بزرگوں کی برکت والی تھیلیاں

ارے اللہ والو! یہ برکت والی تھیلی ہمارے اکابر اور اہل بیت بھی استعمال کرتے تھے اور تھیلی کے استعمال پر ان کے سینکڑوں واقعات ہیں۔ مثلاً

1. حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ بہت سخی تھے، جب بھی کسی شخص کے بارے میں سنتے کہ وہ ان کو برا بھلا کہتا ہے تو آپ اس کو ہزار دینار کی تھیلی بھیج دیتے۔ اس کے علاوہ دو سو تین سو اور چار سو دینار پر مشتمل تھیلیاں بنا کر اہل مدینہ میں تقسیم کرتے تھے۔ آپ کی تھیلی کے بارے میں مشہور تھا کہ اگر کسی کو آپکی تھیلی مل جائے تو وہ مالدار ہو جاتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)
2. مشہور محدث حضرت امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ان کو دس ہزار دینار کی ایک تھیلی ہدیہ میں پیش کی گئی تو وہ انہوں نے پچاس پچاس دینار میں تقسیم کر کے لوگوں میں بانٹ دی۔ (تذکرۃ الحفاظ)
3. خیثمہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کے اللہ پاک نے ان کو بہت ہی زیادہ مالی فراوانی سے نوازا تھا۔ وہ کافی ساری تھیلیاں لے کر مسجد میں بیٹھ جاتے اور جب بھی کسی شخص کے کپڑوں کو پھٹا ہوا یا پیوند شدہ دیکھتے تو اس کو ایک تھیلی دیتے اور فرماتے کہ یہ لے جائو اور اس سے اپنی ضرورت کو پورا کرو۔ (حلیتہ الاولیاء)
4. مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دور کے ایک بزرگ حضرت حبیب الفارسی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ”حلیتہ الاولیاء“ میں ایک بڑا ہی عجیب ہی واقعہ لکھا ہے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی سے میری ضمانت پر قرض لے لو اس نے پانچ سو درھم لے لیے۔ بعد میں وہ آدمی جس نے آپ کی ضمانت پر پیسے دیئے تھے وہ آپ سے مطالبہ کرنے لگا آپ مسجد میں جا کر دعا میں مشغول ہو گئے وہ آدمی بھی آپ کے پیچھے، پیچھے یہاں پہنچ گیا آپ نے فرمایا کے اندر کچھ ملے تو لے لینا وہ آدمی مسجد میں آیا تو دیکھا کہ مسجد میں ایک پانچ سو دراہم کی تھیلی پڑی ہے اور یہ دراہم وزن اور عمدگی میں ان دراہم سے زیادہ تھے جو اس نے بطور قرض دیئے تھے۔ (حلیتہ الاولیاء)
5. عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ایک خاص معمول زیارت حرمین بھی تھا۔ قریب قریب ہر سال اس سعادت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے، سفر حج کے موقع پر ان کا معمول تھا کہ سفر سے پہلے اپنے تمام رفقائے سفر سے کہتے کہ اپنی اپنی رقم سب لوگ میرے حوالہ کر دیں۔ جب وہ لوگ حوالہ کر دیتے تو ہر ایک کی رقم کو الگ الگ ایک ایک تھیلی میں ہر ایک کا نام لکھ کر صندوق میں بند کر دیتے، اور پورے سفر میں جو کچھ خرچ کرنا ہوتا وہ اپنی جیب سے کرتے، ان کو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے، ان کی دوسری ضرورت پوری کرتے۔ جب فریضہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو رُفقاء سے کہتے کہ اپنے اہل و عیال کے لئے جو چیزیں پسند ہوں خرید لیں۔ سفر حج ختم کر کے جب گھر واپس آتے تو تمام رفقائے سفر کی دعوت کرتے۔ پھر وہ صندوق کھولتے جس میں لوگوں کی رقمیں رکھی ہوئی تھیں، اور جس تھیلی پر جس کا نام ہوتا اس کے حوالہ کر دیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ زندگی بھر ان کا یہی معمول رہا۔ (سیر الصحابہ: جلد ۸ صفحہ ۳۲۴)

”اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنْتَ تَھْدِیْنِیْ، وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ، وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ، وَاَنْتَ تُمِیْتُنِیْ، وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ“

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو چیز بھی وہ اللہ پاک سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتے تھے (طبرانی، مجمع الزوائد)

اسم اعظم اور یقین اعظم

☆میرے مرشد حضرت خواجہ سید عبداللہ ہجویری رحمۃاللہ علیہ ذکر کی تاثیر کے لیے یقین کی قوت کو نہایت ہی اہم قرار دیا کرتے تھے۔ فرماتے کہ جس کو جو ذکر دے دیا جائے وہ اس کے لیے اسم اعظم ہے، اگر اس کو یقین اعظم کے ساتھ کیا جائے تو تاثیر اعظم شروع ہو جائے گی۔

☆حضرت جعفر صادق رحمۃاللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ اسم جو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہو اور بندہ اس کے ساتھ اپنے رب سے مستغرق ہو کر ایسی دعا کرے کہ اس وقت اس کے دل میں غیر اللہ کا کوئی گذر نہ ہو پس جو شخص بھی اپنی دعا میں یہ کیفیت پیدا کرلے گا اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

☆حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گناہوں کا چھوڑ دینا بھی اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ (الکنزالاعظم)

بد نظری سے بچنے کا خاص عمل

حضرت مرشد خواجہ سید محمد عبداللہ رحمۃاللہ علیہ بد نظری سے بچنے کے لیے سالکین پر نہایت ہی توجہ دیا کرتے تھے اور راہ سلوک میں کامیابی کے لیے اس کو بہت بڑی رکاوٹ قرار دیا کرتے تھے، حتیٰ کے بعض اوقات سالکین کو قریب بلا کر انکی آنکھوں میں نہایت ہی غور سے دیکھتے کہ کہیں بد نظری کا ارتکاب تو نہیں کیا۔ آنکھوں کی پاکیزگی کے لیے ایک مشق کرواتے تھے۔ طریقہ مشق: آپ فرماتے کہ ایک دیوار کو دیکھو اور اس پر نظر جمالو کہ یہ دیوار نہیں عورت ہے اور یہ دعا پڑھتے جائو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ وَحِبَالَةِ الشَّیْطَانِ اَللّٰهُ خَالِقُ النُّوْرِ

فرماتے کہ یہ دعا مسلسل قید زمان اور قید مکان کے ساتھ پڑھتے جائو انشاءاللہ چند دن میں بد نظری کا عارضہ ختم ہو جائو گا۔ یا ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنے یہ گناہ کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

خیر و برکت اور روحانی فیض کیلئے آزمودہ قرآنی وظائف

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ o (سورۃ المائدہ آیت 114)

اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ پاک غیبی رزق عطا فرماتے ہیں، خیر و برکت عطا فرماتے ہیں جہاں کہیں سے رزق کا کوئی وسیلہ نظر نہ آرہا ہو انسان مایوسی اور ناامیدی کی اتھاہ گہرائیوں میں گھرے شخص پر سے پریشانی دور ہو جاتی ہے، اس شخص کا دستر خوان نہایت ہی وسیع ہو جاتا ہے، اللہ پاک کے فضل و کرم سے نسلوں کے لیے رزق اور برکت کا سامان ہو جاتا ہے۔ رمضان شریف میں افطاری کے وقت پڑھنا رزق کے دروازے کھلوا دیتا ہے۔

طریقہ عمل اول وآخر طاق عدد درود شریف 7,5,3 مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ یہ قرآنی دعا پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے پھونک ماریں اور اللہ پاک سے دل ہی دل میں دعا مانگ لیں۔ تمام زندگی بھر اس عمل کا معمول رکھیں دن میں کئی بار بھی کر سکتے ہیں، رمضان المبارک میں افطاری سے پہلے کریں۔

اپنے روٹھے رب کو منانے کا عمل

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

رات کے آخری حصے یعنی سحری کے وقت اگر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس کے بعد اگر 21 یا 40 دفعہ یا 313 مرتبہ یہ دعا اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ تصور کریں کے میں دنیا کا گناہ گار ترین انسان ہوں‘ اب میں اپنے کریم رب کے سامنے بیٹھا ہوں، اپنے تمام گناہوں کے ساتھ اور اپنے تن و من سے اس سے معافی مانگ رہا ہوں اور اس یقین سے مانگیں کہ میں نے صرف اپنے رب ہی سے مانگنا ہے۔ اور توجہ سے مانگنا ہے، اور آج میں نے اپنے تمام گناہوں کی بخشش کروانی ہے۔

فائدہ مجھ پر عمل کرنے سے ہو گا

اس کتاب میں ذکر کردہ مبارک غیبی وظیفہ سے دنیا نے فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہی ہے۔ اگر آپ کسی بھی روحانی عمل سے بھرپور فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان دس باتو ں پر عمل کیجئے اور خدا کی غیبی قدرت کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھئے۔ انشاء اللہ

1. یقین کے ساتھ عمل کریں، شک عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔
2. توجہ کے ساتھ عمل کریں، بے توجہی سے پڑھی جانے والی دعائیں ہوا میں گم ہو جاتی ہیں۔
3. رزق حلال کا اہتمام کریں، حرام غذا عمل کے اثر کو ختم کر دیتی ہے۔
4. ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں، مالک راضی ہو گا، تو کام بنے گا۔
5. فرائض کا اہتمام کریں، جو لوگ نماز اور دیگر فرائض ادا نہیں کرتے ان کے اعمال بے اثر رہتے ہیں۔
6. حرام کاموں سے بچیں، وہ کام جنہیں شریعت نے حرام قرار دیا ہے ان کا ارتکاب روحانیت کو نقصان پہنچاتا ہے، تب عمل کارگر نہیں ہوتا۔
7. الفاظ کی تصحیح کا اہتمام کریں، الفاظ غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔
8. طہارت کا اہتمام کریں، خود بھی پاک صاف ہوں، لباس اور جگہ بھی پاک صاف رکھیں۔
9. عاجزی اور آہ و زاری کے ساتھ عمل کریں۔
10. جھوٹ، دھوکہ بازی، حسد، غیبت، چغلی یہ باتیں روحانی اعمال کے فائدے میں بہت بڑی رکاوٹ بن جاتی ہیں۔